نوحہ

ہے شب عاشور یہ ہے شب عاشور
معصومہؑ مخدومہؑ مظلومہؑ تو سو جا معصومہؑ تو سو جا
یَا نُورَ اَعیُنی یَا بَردہ قلبی ہَا وَقتَ نومِ نومِ یَا بُنیا

سوجا معصومہؑ میری پیاری معصومہؑ آج کی شب تو حاضر میرا سینہ
تو آنکھوں کی ٹھنڈک تو قلب کی رونق تُو ہے میری بچی عصمت کا خزینہ

کل رات نہ ہوں گے ہم تو خاک پہ سوئے گی ڈھونڈے گی میرا سینہ تا زندگی روئے گی
اِک خون کا طوفان گھیرے گا میری جاں لوٹیں مسلمان پنجتنؑ کا سفینہ

جل جائیں گے سب خیمے کوئی نہ بچائے گا نصرت کے لیے تیری کوئی نہ آئے گا
نہ غازیؑ دِلاور نہ آئے گا اکبرؑ چھن جائے گا چادر مشکل ہوگا جینا

تو دیکھے گی اب ہم پہ حالات مصائب کے ہوں گے تیری زندگی میں دن رات مصائب کے
ننھی سی میری جاں تو حوصلہ رکھنا اے فاتح زنداں غربت کی آمینہ

باباؑ کی وصیت کو تم یاد رکھنا کہ دیں جہاں پھپھیاں تم اُس خاک پہ سوجانا
اب میری معصومہؑ تم کو نہیں ملنا باباؑ کا یہ سینہ اور شہر مدینہ

تک کو علیؑ اصغرؑ کی جب یاد ستائے گی اصغرؑ کی طرح تم کو ماں لوری سنائے گی
سوجاؤ سلاؤں میں تم کو بتاؤں مظلوموںؑ کی طرح سونے کا قرینہ

عاشور کی شب رو کر بیٹی کو سلاتے تھے قربانؔ یہ کمسن کو مظلومؑ بتاتے تھے
اُمت نے رُلاای وقت ایسا دکھایا کہ راس نہ آیا محرم کا مہینہ

(قربان جعفری)